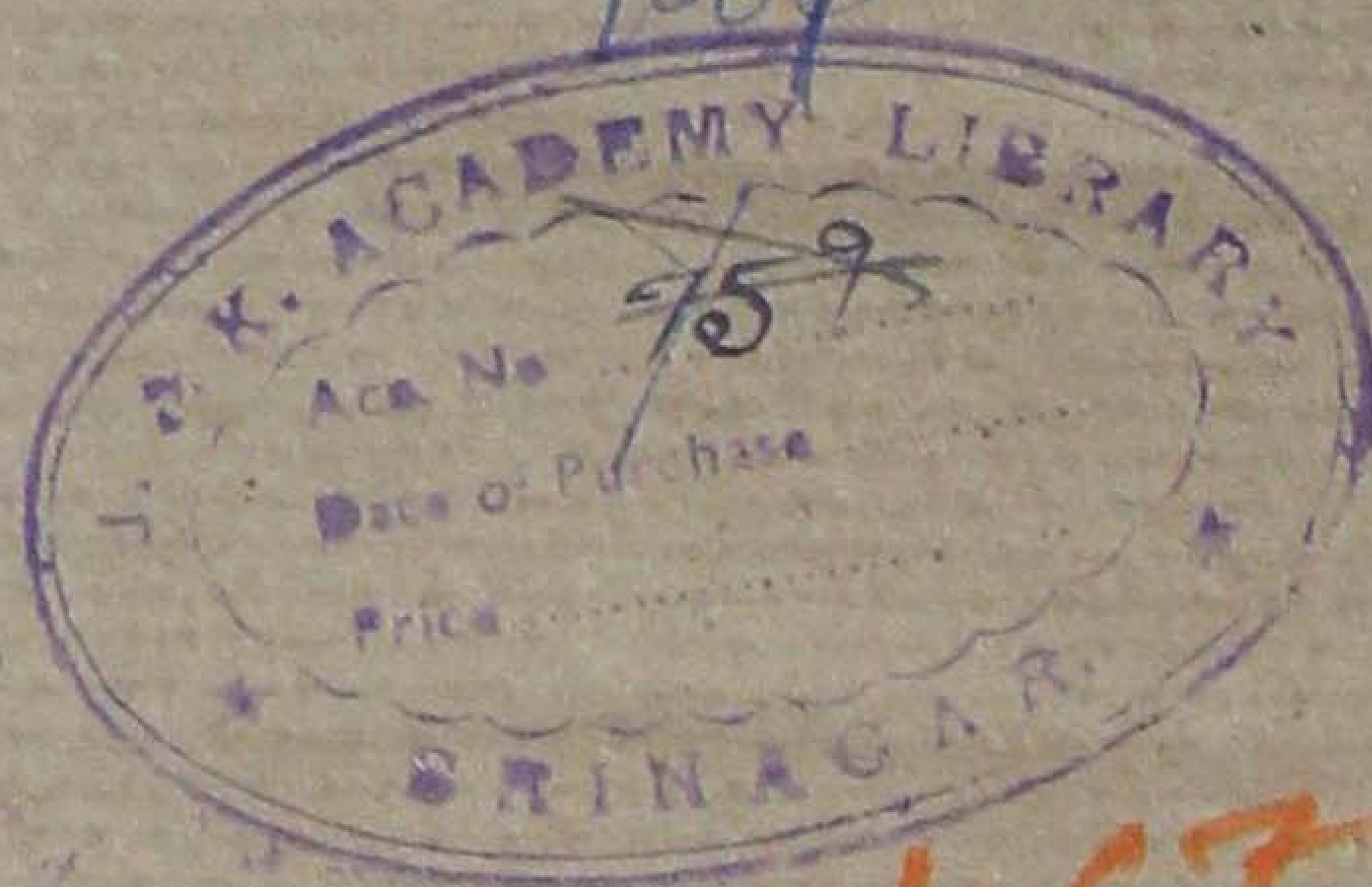
1067




Acc No = 1067

پیشکش بحضور فیض گنجور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر برارائے سلطنت دکن آصف جاہ بادشاہ

یا محبوب

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

بیادگار جشن جوبلی و سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی



# گلدستہ آرزو



بہ تصنیف بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار حاجی ابراہیم ابن حاجی سلیمان

میمن تخلص آرزو میمن باشندہ قدیم بمبئی حال مقیم حیدرآباد فرخندہ بنیاد

مشہور آغا صاحب سوداگر ۔ ۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ

در مطبع فیض الکریم چھتہ بازار حیدرآباد دکن زیور طبع یافت

یارب این شاه زمان مقصود کونین باد
خاک پایش مهر و مه را سرمهٔ عینین باد



روز و شب عشرت فزاید کامرانیش بعدل
پایگاهش همسر دارا و ذوالقرنین باد

# جوبلی مبارک

الٰہی تا بود این دور زرنگار سپہر
بجدول دو او شہ خاورست تا محور

بجشن عیش بماند مدام شاہ دکن
بحق نور محمد وشیر ایزد نور



## جوبلی مبارک

بین

دراصل جوبلی عہد عتیق یعنے زمانہ قدیم بنی اسرائیل اپنے بادشاہ وقت کی پنجاہ سالہ حکومت کی جوبلی یعنے عام جشن تمام قلمرو مین کیا کرتے تھے اسکو جوبلی کہتے ہین۔ پیشتر جوبلی کا رواج عربستان و ترکستان ایران ہندوستان مین کہین نہ تھا۔ باوجودیکہ اکبر بادشاہ اور عالمگیر بادشاہ پچاس پچاس سال سریر آرائے سلطنت رہے مگر انکی جوبلی نہین ہوئی فقط بخطاب صاحبقران مشہور ہے۔ ہندوستان مین شروع جوبلی کی بنا و قیصر ہند وکٹوریہ کی پنجاہ سالہ حکومت کے تمام ہندوستان مین بڑی دھوم سے خوشی منائی گئی

بعد اسکے ہمارے امیر المومنین سلطان عبد المجید خان ثانی خلد اللہ ملکہ کی تمام
ترکستان مین جوبلی کی خوشی منائی گئی اور جابجا تمام جشن کئے گئے اسیطرح
پہر تمام ہندوستان مین خصوص بمبئی مین جابجا جوبلی کے جلسے ہونے لگے
کہین کسی انجمن کی چہل سالہ جوبلی ہوئی کہین کسی اخبار کی جوبلی ہوئی کہین
کسی کتب خانہ لائبریری کی جوبلی ہوئی خصوص سالگذشتہ انجمن احباب بمبئی
کی سمین جوبلی بڑی دہوم سے ہوئی - اب درین سال فرخندہ فال ہمارے
بادشاہ ظل اللہ اعلیحضرت بندگانعالی متعالی کی چہل سالہ جوبلی وسالگرہ مبارک کی
دہوم تمام حیدرآباد بلکہ تمام ملک دکن مین بڑی شدومد کے ساتھہ بہزار خوشی منائی
گئی اور تمام امرا واعیان بلدہ وشعراے نامدار نے اپنے اپنے جوش محبت کا اظہار
بذریعہ خاص یا بذریعہ اخبار و اشتہار کئے ہین مجہہ غریب کو بہی خیال آیا
کہ کچہہ اور تو میرے پاس نہین جو نثار قدم اعلیحضرت کرون ہان کچہہ طبیعت
موزون ہے چند شعر آبدار لکہون اور پیشکش اعلیحضرت ظل اللہ
کرون ؎ خوشش بود این جوہر تدبیر ما ٭ گر قبول افتد زہے تقدیر ما

الغرض قلم برداشتہ یہ چند قصیدے لکھے۔ وَمَا توفیقی

اِلّا بِاللّٰہِ العلیّ العظیم

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین

## قصیدہ

حبذا اے طالع فرخندہ عہد شباب
مرحبا جام و شراب و دور ماہ آفتاب

ساقیا دے بادۂ گلگون برنگ آفتاب
آتش غم سے دل ہر تیرہ قسمت ہے کباب

دے دما دم بادۂ عشرت ہے اب دو چار دور
رند سب لاچار ہین اس دور مین خانہ خراب

تیرہ دل موج اس روشن گہر جانو ہین
ابر کا سایہ ہی رحمت سایۂ قہر آفتاب

تیرہ دل باہر ہین روشن گہر بے بہر ہین
یہ عجب ای گردش دوران ترا ہے انقلاب

مست ساقی اٹھائین کیون ترے پیمانہ کش
ہے تری چشم و نگاہ شوق بس جام و شراب

گر سمند ناز پر ہو وہ پری پیکر سوار
چشم آہو ہو بجائے حلقۂ زرین رکاب

تازیانہ ہو پر بلبل گل اسکے ہاتھ مین
موج بوئے گل غلام آسا ہو اسکے ہم رکاب

کھاتے ہیں لختِ دل اپنا پیتے ہیں خونِ جگر
ہے بجائے آب و دانہ یہ شراب و یہ کباب

منتِ دونان برکمان کب دلا اٹھائیں
بار غم سے ہے سبکدوشی اپنی نے اضطراب

صورتِ چشمِ تمنا روز و شب بیدار ہوں
ہو خیالِ عشرتِ دوران مری آنکھوں میں خواب

کیا ہوا گر دور پر ہے خشکی تشنہ لبی
آبرو ہرگز نہ دوں گر ہو مری جلوہ ہی آب

گو سمندر کی طرح میں بھی ہوں پھر آشفتہ جگر
صورتِ گریہ بھی ہوں لیکن نہیں آنکھوں میں آب

روز و شب ہے حسرتِ نظارۂ چشمِ بتان
میں کہاں ساقی کہاں ہے ایخدا جامِ شراب

بلبلِ دل سوختہ سوزِ ہجرِ گلرویاں میں ہے
میں نہیں ہوں خام جو رویا کروں مثلِ کباب

رخصتِ نظارہ دیکھے شوق کہتا ہے نہیں
شوخیٔ انداز مانع ناز آنکھوں میں حجاب

شوقِ نظارہ ملا ہے نشہ سا آنکھوں میں
میکدہ میں ہے کوئی مستِ قدح خانہ خراب

عکسِ رخ سے ہے ہر اک گلگون شعلۂ مہر تاب
مطلع یا کہ ریشِ پیر گردوں پر حنا کا ہے خضاب

ہوں غبار آسا ہوائے عشق سے بے اختیار
کیوں نہ اس منزل میں ہو جا مری مٹی خراب

ہین کحل مجھہ سیہ قسمت کے گرد راہ سے
آہوان شوخ رنگ و دلبران مست خواب

مجھہ سیہ قسمت کو آگے کیا شب یلدا کو قدر
گرد دامن ہے مرے بس سرمہ چشم غراب

ہین کہلی آنکہین خیال یار مین محروم دید
نرگس آسا صورت بیدار ہون در عین خواب

یاد مین تیرے رخ رنگین کے جب ساغر لیا
موج مے باد بہاری نکہت گل ہی شراب

مدح گر لکہون ترے گلرخ کی مین اے خوش نظر
ہو پر بلبل قلم آب سیاہی ہو گلاب

ہے کسیکے چشم کا سودا تو آئے فصد لے
ہر نشتر شاخ آہو جا خون نکلے شراب

جوش پر ہے بحر عشق ساقی گلگون قبا
ہر بن مو ہے میر افوارہ موج شراب

وعدۂ امروز فردا ہی ہے موج دلشکن
کر سکے سیراب کیا ہم تشنہ مندونکو سراب

ہون سراپا مین نظارہ اس نشیلی آنکہہ مین
مجھسا کوئی بھی ہوگا مست مے خانہ خراب

مین وہ بیکس ہون کہ اپنے ہی ہین بیگانے مجھے
رہتا ہے سایہ بہی مجھسے گاہ بیزدگہ عقاب

بے زبانی یار ہی شاعر ابو الدیوان ہون
تجھسے ہی امی ولے ہین صاحب ام الکتاب

مطلع
ہان لب اے شوق جمال یار بس کر اضطراب
ہوتا ہے سیماب سا بیتاب دل محو شتاب

آرزو بس کر تو اب لاف گزاف شاعری
لکھہ ثنا و مدح شاہ مین چند شعر انتخاب

مطلع
ای سریر آرای گردون خسرو عالیجناب
تکیہ گاہ مسند دولت ترا ہے ماہ و آفتاب

ہو ترے قدمون مین فیض خندہ باد بہار
کیا عجب ہو گا اگر گل قالین سے ہو بوے گلاب

دوست و دشمن کو برابر ہے ترا فیض دوام
باغ و صحرا مین ہے یکسان جسطرح موج سحاب

صورت نرگس رہے اس باغ مین دلشاد و مست
ہاتھہ سے تیرے عنایت ہو جسے جام شراب

بادشاہا تیرے ابر جود سے ہین فیضمند
باغ سے گل گل سے بلبل بلبل سے نشاط مشکناب

خلق عالم مین ترا انعام فیض عام ہے
کون وہ اشخاص ہین تجھسے نہین جو فیضیاب

چشم گل مین رشک تجھسے دیدۂ بلبل مین اشک
اس چمن مین ہے تو وہ خونابہ چشم گلاب

بادشاہا جوہر عقل سلیم خلق مین
مایہ ادراک کل تو ہے با صد آب و تاب

ہو صد و سی سال تیری عمر باغ دہر مین
اک گل بہی نہو کم اسمین از روے حساب

ہو مبارک تجھکو یہ جشن جوبلی روز و شب
عمر بھی تیری ہو عمر نوح با عہد شباب

اس چمن میں نوجوان تیرے محب ہوں سرخرو
ہو تیرے عدو کا رخ سیہ رنگ خضاب

عادل و باذل دکن میں ہیں وزیر بادشاہ
یہ ہے موج ماہتاب وہ ہے موج آفتاب

شاعروں میں گو نہیں میں آرزو اصل زبان
پردۂ معنی ہے باصد ناز مجھکو خوش حجاب

کیا غرض مجھکو کسی کی داد اور بیداد سے
قدر دان میرا تو ہے شاہ دکن عالیجناب

شاعری پیشہ نہیں میرا اور نہیں شہرت طلب
مرد کاسب کار ہوں اور ہے کسب سے اکتساب

ہے سخن فہم و سخندان و سخنور بادشاہ
کیا نہ ہوگا ایسے ظل اللہ سے میں کامیاب

یا الٰہی جبتلک قائم رہے گردون کا دور
روز و شب ہوں جلوہ پیرا ماہتاب و آفتاب

حکمران ہفت کشور باد بر روئے زمین
میر محبوب علی شہ آصف عالیجناب

شہریار و کامگار و باوقار و زندہ باد
یہہ دعا یارب تو مجھ ناچیز کی کر مستجاب

## قصیدہ

ہی جوش سبزخطان عین گریہ وزاری
زمین عشق ہے گلزار چرخ زنگاری

برنگ کاہ ہوا کاہیدہ کہربا کے لئے
نہین بجز طلب دید مجھکو بیماری

بتون کا جلوہ ہے جادو بہر خدا کی پناہ
رہے نہ ہوش کسیکا یہان ہشیاری

سیاہ روئی ہے زاہد تری جبین سائی
ہے سرخروئی ہماری برنگ میخواری

غبار بنکے مین اس شہسوار تک پہونچا
یہ کام آئی میرے بخت کی سبکباری

جہان ذہن رہتے ہین لاچار عقل ہے ششدر
یہہ ایک آئینہ خانہ ہی چار دیواری

خودی ہی شیخ مین اور بیخودی ہے رند مین
گنہ نماز ہے اور ہے ثواب میخواری

ہی ایک قطرۂ مے نگہت ہزار دماغ
ہے میری ایک ہی نقطہ مین کیفیت ساری

جہان مین پھرتے ہین آوارہ یہہ سیہ قسمت
رخ جوان پہ ہے رنگ خضاب بیکاری

تڑپ تڑپ کے کیا نالہ بشکل مرغ سحر
چھپی جب مجھسے وہ تصویر چاند سی پیاری

مجھے سمجھتے ہین لوگ کے آنکھہ مین مجھے بند
عجب ہے چشم مروت مین انکی عیاری

طپیدہ دل ہی کسی گل کی یاد مین ہر دم
کرون بصورت بلبل نکیون نمین خونباری

بہار گریہ سے میرے ہین دشت باغ ختن
چرنگے بہر کے نگہ آہوان تاتاری

سوار توسن طبع روان پہ ہون دلشاد
ہزار رنگ مجہے ہے سواری تماری

ہے اس چمن مین خوش آغاز عشق گل بلبل
ولیکن اسکے تو انجام مین ہے خونباری

نہین ہے مجہسے غم اے باد قہر فتنۂ دہر
ہے مجہکو جو ہر عنصر یہ چار دیواری

ہوئی نہ مجہسے وہ دو چار لیکے دو دو ہاتھ
خدا دکہلائے کسیکو نہ ایسی لاچاری

ہی مجہکو موج عبیر نشاط مدحت زلف
کم آسمان سے نہین خوش مری سیہ کاری

ہوا ہین شفتہ دل اس گل کی دید سے خوشدم
ہے اس چمن مین مجہے خواب عین بیداری

برادرانہ محبت ہے مجہہ سیہ دم سے
بہر آئے ابر کا دل بہی کرون جو گذاری

لکہی ہے مدح جو اس مست چشم ساقی کی
ہر ایک شعر مین کیسی ہی موج سرشاری

قیاس مین ہین آسان گداز شیشۂ سنگ
الٰہی عشق تما نہین ہے سخت دشواری

خلیل عاشق صادق تھو نار تھی گلزار
ہین ورنہ عشق گلو نمین ہزار فی النار ی

بس آرزو نہ کر اب طول داستان سخن
نہین پسند لپسند اختصار طوماری

ہی تیری بحر طبیعت اگرچہ موج فشان
ثنائے شاہ مین کر بے بہا گہر باری

نہین جو اہل سخن داد کچھہ نہین کیا غم
ہے خود کلام ترا حسن داد سرکاری

یہ واہ واہ جو ہے داد عام رشک آمیز
یہ خاص سم کی بجھائی ہی زہر ہی ملی

ثنا لکھہ اسکی جو ہے بادشاہ ملک دکن
ہی زیب سروری و رونق جہانداری

وہ ہے تو تاج سر افتخار سرداری
کہ تجھہ سے فخر کرے شوکت شہریاری

شعاع جلوہ حق نور شمع بزم جہان
چراغ ملت دین آفتاب دینداری

ہے تیرے پایہ عظمت مین شان سرداری
کہ ہے تو طرہ تاج سر جہانداری

غلام ہمت مردانہ تو مرد اشند
کہ تیرے تار نظر مین ہند کی ہی تاتاری

ثنائی زلف مین تیر کشا طشب ہے دو دشت
نصیب کلک تہی ہی شکوہ انباری

بہار مسند تیرا باغ عدل شام و سحر
نسیم دم ہے تیرا پایہ شہریاری

تمام دائرہ عدل ہے ترے ہمدست
دو انگلیون مین کرے ہی حساب پرکاری

نہ اسکا دست جفا تیرے کفش پا کو ضرر
ملی ہے دست عدو کو ازل سے سرکاری

شہا تو ہی سر عالم مین تاج سرداری
مطلع کہ تیرا پایہ اقبال ہے شہریاری

تو فخر دور سلاطین آخرین ہے نظام
ہے ختم ذات پہ تیری شہا جہانداری

لباس حسن تیرا تا ابد بہار افزا
قبائے سبز حسینان باغ سے عاری

ہین تیرے عہد مین مشکل تمام تر آسان
ہے روئے بستر غم خفتہ کار دشواری

لکھوں مین گر تیری زلف دراز کی مدحت
کرین پسند پسند اختصار طوماری

وہ ہو نہین ہانی صورت نگار جلوہ نظم
ہزار شعر ہون بیہم بجائے گلکاری

ہر ایک کوچہ دکن کا ہے مثل باغ بہشت
وہ تیرا چشمہ الطاف و نہر ہے جاری

بلند عرش سے ہے تیرا پایہ رفعت
نصیب ہیں تیرے عدو کو نصیبی دخواری

گل مراد بدست اس چمن مین دو ترے
عدو ہون آتش حسرت سے سوختہ ناری

رہے تو اس چمنستان عدل مین دلشاد
مراد دل تری بر لائے حضرت باری

## قصیدہ

بیار ساقی مے ارغوان خوش آب زگل
بسوز تا دل بلبل شود کباب زگل

چو موج رنگ رخ آتشین جہان گرفت
چراغ شود دل بلبل نہ زین کباب زگل

نقاب از رخ رنگین چو آن نگار کشید
قرار از دل بلبل ربود تاب زگل

چو بود در روز خیال جمال رعنائیش
شبا غدر آن چمنستان شدم بخواب زگل

حدیث خال و خط آن شگفتہ رخسارش
خوش است این نشاط دلم کتاب زگل

منازبر اثر باغ نوبہار رقم است
ہزار بار بلبل شد این خطاب زگل

گرفت رنگ رخ یار رنگ اقبالش
کہ شد تجلی خورشید اکتساب زگل

شدم بہجر رخ لالہ رنگ داغ بدل
فلک بطرز عجب کرد انقلاب زگل

برشک زلف و رخش آفتاب گرفت
کسی مباد چو من تیره روز شام الغیب
بود نگردش چشم مست بهار سرشت
شکست بال و پر بلبل از شکست بهار
نشاط ساغر بزم چشم مست ریحان است
ز داغ زخم شهیدان تو پیش آمد
هزار داغ بدل دارم چو لاله خوشم
عرق چکید ز رخ تو اگر بموج بهار
بود بر نکهت جنت بر نسیم بهار
سوار گر بود او بر سمند باد بهار
بموج نکهت گل تازیانه در دستش

بریش پیر فلک شد بین خضاب ز
هزار داغ بدل آمدم بجواب زگل
چکید نشاط زمستی بجای آب زگل
چه عشق شحنه باغ است احتساب زگل
بود مباغ نرگس شراب ناب زگل
چکید بود جوهر تیغت ز موج آب زگل
درین چمن که نشان من گر حباب زگل
بهار دانه دیگر ز خوش آب زگل
خوش است نکهت رنگ خوش نقاب زگل
بجام رشته بلوش بود کباب زگل
شوخی زدم آهوروان خوش آب زگل